نقش آغاز　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　راشد الحق سمیع حقانی

پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا خاتمہ
سیکولرازم کی سمت ایک بھیانک قدم

مملکت خداداد پاکستان دنیا کی وہ واحد نظریاتی اور مذہبی ریاست ہے جس کی بنیاد اور پس منظر کی سیاست اور جدوجہد آزادی میں مذہب کا استعمال سو فیصد ہوا۔ تاریخ عالم و اقوام اٹھایئے تو اس میں دنیا کے کئی ممالک نے مختلف طریقوں سے آزادیاں حاصل کیں لیکن سب کی آزادی کے پیچھے مختلف دنیاوی و جغرافیائی مقاصد کارفرما تھے۔ مگر پاکستان اس کرہ ارض پر اس حیثیت سے امتیازی حیثیت کا حامل ملک ہے جو مذہب اسلام اور دوقومی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا۔ اسی طرح یہ جدوجہد آزادی کی دنیا میں واحد مثال ہے کہ صرف سات سال کی مختصر جدوجہد میں یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوگئی۔ اور مسلمانوں نے اس وقت کے سپر پاور برطانیہ اور متعصب ہندوؤں سے ایک الگ ریاست پاکستان حاصل کرلی تاکہ یہاں پر مسلمان اپنی الگ پہچان، دینی تشخص اور مذہبی آزادی کے ساتھ رہ سکیں۔

اگرچہ بعد میں بدقسمتی سے پاکستانی حکمرانوں نے دوقومی نظریہ کو پس پشت ڈال دیا اور وہ عظیم الشان قربانیاں بھی انہوں نے بھلا دیں جن کی خاطر کئی لاکھ مسلمانوں نے جان و مال کی قربانیاں دی تھیں۔ اُس وقت سے پاکستان کے باشعور عوام، مذہبی قوتوں اور سیکولر حکمرانوں کے درمیان رسہ کشی شروع ہوگئی اور ہر دور میں حکمرانوں نے کوششیں کیں کہ ملک میں سیکولرازم، لادینیت اور اباحیت کو ترویج دی جائے اور کسی نہ کسی صورت میں پاکستان کا جو مذہبی تشخص، شناخت اور اسلامی آئین ہے اسے ختم کیا جائے۔ لہٰذا ہر دور میں دین اکبر کے مؤیدین نے تیشہائے اجتہاد کے ذریعے دین اسلام اور دوقومی نظریہ کو مشقِ ستم بنائے رکھا۔ خصوصاً ایوب خان اور جنرل یحییٰ نے تو اس میں کوئی کمی نہیں چھوڑی لیکن اُس وقت کے علمائے حق اور پاکستانی قوم نے ان قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا پھر بعد میں ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کے خلاف تحریک زوروں سے جاری تھی تو اس وقت کے سیکولر ماڈریٹ مگر عوام کے نبض شناس حکمران ذوالفقار علی بھٹو مرحوم پاکستانی عوام اور مذہبی جماعتوں کے ہاتھوں مجبور ہوکر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مجبور ہوگئے۔ اور پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائی فرقے کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اور پاسپورٹ، شناختی کارڈ اور دیگر ضروری حکومتی کاغذات میں واضح طور پر مذہب کا خانہ اور دیگر ضروری تبدیلیاں اسی بناء پر کی گئیں کہ قادیانیوں کی الگ

پہچان ہو سکے۔ اِس فیصلے کے بعد قادیانی فرقہ نے عالمی قوتوں کے ساتھ مل کر پاکستان کے خلاف ہر محاذ پر سازشیں شروع کیں اور ہمیشہ ملک دشمن عناصر اور قوتوں کی یہ آلہ کار بنے رہے۔ انہوں نے ہر دور اور ہر زمانہ میں اپنے طور پر پوری کوششیں کیں کہ کسی نہ کسی طرح پھر مسلمانوں کے دھارے میں شامل ہوجائیں اور اقلیت کی چھاپ ان سے دور ہوجائے۔ اگرچہ انہیں کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی لیکن اب بدقسمتی سے موجودہ حکمرانوں کی صورت میں انہیں اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے ایک اچھا موقع مل گیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف ان حکمرانوں کے ذریعے ملک کی اعلیٰ ترین عہدوں تک رسائی حاصل کرلی بلکہ پالیسی ساز اداروں میں بھی ان کا عمل دخل خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے۔ اور ملک کی داخلی و خارجی پالیسیوں میں انہی کا سکہ چل رہا ہے۔ اسی طرح انہیں اب موقع ملا تو انہوں نے پاسپورٹ جیسے اہم دستاویز میں سے مذہب کا خانہ حذف کرادیا ہے۔ کیونکہ یہ ان کے راستے میں ایک اہم رکاوٹ تھی۔ ہمارے حکمران بدقسمتی سے جو مذہبی قوتوں کو تو انتہا پسندی کا طعنہ دیتے ہوئے تھکتے نہیں خود سیکولرازم اور امریکی حمایت میں انتہا پسندی کی انتہا کو چھونے لگے ہیں۔ انتہا پسندی تو اسی کو کہتے ہیں کہ اپنے خیالات دوسروں پر مسلط کئے جائیں۔ پندرہ کروڑ عوام پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے حق میں ہیں اس کے علاوہ پوری قوم سیکولرازم مغربی کلچر کی درآمد' حد سے زیادہ امریکہ کی خوشامد' دوقومی نظریہ اور مذہب کے خلاف جاری مذاق کی مخالف ہے لیکن دوسری جانب کچھ سیکولر حکمران اکثریت کا فیصلہ نہیں مان رہے اور اپنی قوم اور دستور پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کررہے ہیں۔ کبھی حکمران داڑھی کا مذاق اڑا رہے ہیں تو کبھی برقعے کی عصمت کے حصے بخرے کئے جارہے ہیں۔ کبھی مجروں اور بسنت کی سرکاری سرپرستی کی جاتی ہے تو کبھی شراب کی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔ کبھی جہاد کی نفی کی جاتی ہے تو کبھی مجاہدین اسلام کو دہشت گرد بناکر پیش کیا جاتا ہے۔ اور کبھی اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ہم وطنوں کو اس بناء پر مشق ستم بنایا جاتا ہے کہ انہوں نے مجاہدین اسلام کو کیوں پناہ دی ہوئی ہے۔ الغرض حکمران اک طرفہ تماشہ ہیں۔

اپنے آپ کو اسکالر' فلسفی اور ''نجات دہندہ'' ''روشن خیال'' سمجھتے ہوئے کتنے ہی حکمران ماضی میں بھی سریر آرائے مسند اقتدار ہوئے لیکن نتیجہ میں صرف اپنی حسرتوں کے چتائیں ہی لے کر کوچہ اقتدار اور اس دنیا سے بے آبرو ہوکر نکلے۔ مگر پاکستان کے باشعور عوام کے دلوں سے دوقومی نظریہ اور مذہب اسلام کی چھاپ ختم نہ کرسکے۔ ظلمتِ شب کی طرف داروں سے روشنی ونور کی تمنا کرنا بھی خودفریبی ہے۔ ان کے ماضی کے'' کارناموں'' اور حال کے ''منصوبوں'' سے پاکستانی قوم پوری طرح آگاہ ہے۔ یہ ہزار تارِ عنکبوت مذہب اسلام اور دوقومی نظریہ کے گرد بُنیں لیکن انشاء اللہ یہ مملکت پاکستان کے اصل اسلامی تشخص کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتے۔ محض کاغذوں سے اسلام کا لفظ مٹانے سے دلوں کی کتابوں سے اسلام کا نقش نہیں دھویا جاسکتا۔ پھر جس دور میں بھی اسے مٹانے کی کوشش کی گئی' مٹانے والے خود مٹ گئے لیکن اسلام کی چکا چوند ماند نہ ہوسکی اور ہر دور اور ہر زمانے کی ظلمت شب میں یہ بدرِ کامل بن کر ابھرا۔

مرا نقشِ ہستی نہیں مٹنے والا   بتوں کے مٹانے سے مٹتا نہیں ہے

ہم ختم نبوتؐ کے پلیٹ فارم سے جاری جدوجہد کی بھرپور تائید وحمایت کرتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ مجلّہ ''الحق'' اس تحریک میں ان کے ساتھ حسب سابق اس جدوجہد میں رفیق سفر ہے۔ اور حکمرانوں کا اس وقت تک تعاقب کیا جائے گا جب تک کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال نہ کرے۔

وفیات:

ایک انمول دوست کی شہادت

یہ دنیا دارالامتحان اور دارِ آزمائش ہے۔ یہاں قدم قدم پر انسان کو آلام ومصائب ومشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی دن اور کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے جس میں انسان کی قبائے چاک میں درد کے پیوند نہ لگیں۔ اگر اللہ کا وجود اور تصور آخرت مسلمانوں کے سامنے نہ ہوتا تو اس دنیا کے ظالمانہ نظام اور اس کے ستم ہائے شب وروز سے انسان دیوانہ ہو جاتا۔ حادثات کی دھوپ اور شدت سے اگر چہ اب پختہ ہو کر کندن بن گیا ہوں لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی ایسا حادثہ ضرور واقعہ پذیر ہو جاتا ہے جس سے میرے صبر ورضا کے سارے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور گھبراہٹ اور وحشت کہیں کا نہیں چھوڑتی ۔

انسان ہوں پیالہ وساغر نہیں ہوں میں   کیوں گردش مدام سے گھبرا نہ جائے دل

ایسا ہی ایک جانکاہ حادثہ گزشتہ دنوں ۴ مارچ ۲۰۰۵ء بروز جمعہ کو واقعہ ہوا جس سے سکون واطمینان کی ساری جمع پونجی لٹ گئی۔ آج قلم کسی نامور علمی شخصیت' یا سیاسی وملی کردار کی یاد میں آنسو نہیں بہا رہا اور نہ ہی شکستہ قلم کسی ایسی بین الاقوامی شخصیت کے مناقب گنوا رہا ہے جس کی شہرت کے ڈانڈے آسمان سے ملے ہوں۔ آج ایک بہت ہی بظاہر غیر معروف اور غیر علمی شخصیت کے ایک ایسے شخص کے بارے میں قلم رقمطراز ہے جو ایک سادہ لیکن پرخلوص انسان تھے اور ان کا میرے ذمے یہ حق بنتا تھا کہ میں انہیں الفاظ وکلمات کے ذریعے خراج تحسین پیش کروں۔

کہتے ہیں کہ انسان کا سب سے قیمتی اثاثہ اس کے مخلص اور ہمدرد دوست ہوتے ہیں۔ اور پھر اس گئے گزرے عہد اور اس مطلبی زمانے میں دوست اور پھر ایسے ہمدرد' بے لوث کا ہونا حقیقت میں الف لیلوی دور کی بات لگتی ہے۔ لیکن ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں' کے مصداق میرے ایک بہت ہی قریبی عزیز (ہم زُلف) اور انتہائی مخلص اور میرے دوستوں میں سے سب سے قیمتی' انمول' مخلص اور یکتا دوست خوازہ جان شہید تھے جن کو جمعہ کی شام میران شاہ شمالی وزیرستان میں ایک ظالم خونی قاتل نے بے گناہ و بے قصور اچانک شہید کر دیا۔ میرے مخلص دوست